گاندھی جی کو اپنے عقیدہ عدم تشدد کی ناکامی کا اعتراف

آج کل تشدد اور عدم تشدد کے متعلق گاندھی جی کی پوزیشن ایک چیستان بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے پچھلے دنوں تو اپنے عقیدہ عدم تشدد کو اتنی غیر معمولی اہمیت دے دی۔ کہ کھلے بندوں اسلام کی نہایت پُرحکمت اندفاع کی تعلیم پر بھی اعتراض کر دیا۔ اور یہاں تک کہدیا۔ کہ:۔

"جو شخص خدا کو پہچانتا ہے۔ اسے تو ایک چھڑی کی بھی ضرورت نہیں ہے"

لیکن جب انہیں حالات اور واقعات نے مجبور کیا۔ تو ایک طرف تو انہوں نے تشدد کی تعریف میں اس قدر وسعت پیدا کر دی۔ کہ ان کے زمانہ عدم تعاون میں جو باتیں عدم تشدد میں داخل تھیں اب انہیں تشدد قرار دے دیا۔ اور دوسری طرف کانگرسی حکومتوں کو اجازت دے دی۔ کہ امن قائم رکھنے کے لئے پولیس کی طاقت استعمال کر سکتی ہیں۔

اس بارے میں ہم تفصیلی طور پر گزشتہ پرچوں میں لکھ چکے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ گاندھی جی اپنے اس متضاد طریق عمل کے خلاف پریس کی آواز کو نذر بے اعتنائی نہیں کر سکے۔ کیونکہ انہوں نے ضرورت محسوس کی ہے۔ کہ جواب دیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"پکٹنگ کے متعلق میرے ریمارکس پر میرے نکتہ چینوں کو بہت صدمہ پہنچا ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ دیوار بنا کر پکٹنگ کر کے لوگوں کو ملوں میں جانے سے روکنے کے خلاف آرٹیکل لکھ کر میں نے اپنے سول نافرمانی کے وقت کے بیانات کی تردید کی ہے۔ اگر ایسا ہے۔ تو میرا یہ بیان گزشتہ تمام بیانات کو منسوخ کر دے گا"

اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہدیا ہے۔ کہ اگر یہ بیان کانگرسیوں کو اپیل نہیں کر سکتا۔ تو وہ اسے نامنظور کر دیں۔

اس بارے میں قابل غور امر یہ ہے کہ جو شخص اس آسانی کے ساتھ اپنے سابقہ اقوال اور اعمال پر خط تنسیخ کھینچ سکتا ہے۔ اُسے یہ حق کیونکر حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کسی مذہب کے اصول اور خاص کر اسلام کی پُرحکمت تعلیم سے اپنے ایجاد کردہ عقیدہ کی برتری کا ادعا کرے۔ اسلام کی تعلیم کو دنیا میں نازل ہوئے تیرہ سو سال سے زیادہ گزر چکے ہیں۔ اس عرصہ میں دنیا نے بڑے بڑے عظیم الشان انقلاب دیکھے۔ اسلام پر بڑے بڑے مشکل اور خطرناک وقت آئے۔ دشمنوں نے ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور اس کے خلاف لگایا مگر اسلام کی کوئی ایک بات بھی ایسی نہ ثابت کر سکے۔ جو صحیح عقل و فکر کے خلاف ہو۔ اور جو اپنے اندر بڑی بڑی حکمتیں نہ رکھتی ہو۔ اتنے لمبے عرصہ کے تجربہ کے بعد گاندھی جی ایسے انسان کے لئے قطعاً یہ مناسب نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ اپنے ایجاد کردہ کسی اصل کا اسلام کی تعلیم سے مقابلہ شروع کر دیں۔ اور حالت یہ ہو۔ کہ جب کسی خودساختہ اُلجھن میں پھنس جائیں تو یہ کہدیں۔ کہ میں پہلے جو کچھ کہہ چکا ہوں۔ وہ منسوخ سمجھ لیا جائے۔ اسلام نے ایک بار جو بات پیش کی۔ ساری دنیا کے زور لگانے کے باوجود بھی وہ چٹان کی طرح قائم رہی۔ اور ایک بال بھر بھی ادھر اُدھر نہ سرکی۔ مگر گاندھی جی چند نکتہ چینوں کی نکتہ چینی کی تاب نہ لا سکے۔ اور اپنے سابقہ بیانات کو آپ منسوخ کر دیا۔ یہ دراصل خمیازہ ہے اسلامی تعلیم سے بے جا ٹکرانے کا۔

دوسری بات جو پولیس سے امداد حاصل کرنے کے متعلق گاندھی جی نے کہی تھی۔ اس کے بارے میں تو انہوں نے بالکل ہی ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"جہاں تک کانگرسی وزراء کی طرف سے پولیس کی امداد حاصل کرنے کا تعلق ہے۔ ہمیں اپنی ناکامی تسلیم کرنی چاہیئے"

اس ناکامی کے ساتھ ہی اگر گاندھی جی یہ بھی تسلیم کر لیں۔ کہ ہر موقعہ۔ اور ہر وقت عدم تشدد پر کاربند رہنے کی تعمیل قطعاً ناقابل عمل اور سخت نقصان رساں ہے۔ اور اس بارے میں اسلام نے جو تعلیم دی ہے۔ وہی ضروری ہے تو بات بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ یہ نہ بھی تسلیم کریں۔ تو ان کی اپنے اصل کے متعلق ناکامی کا اعتراف ہی یہ بتانے کے لئے کافی ہے۔ کہ انسان کا قول خدائے یگانہ کے قول کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہی لطیف پیرایہ میں اس حقیقت کا اظہار یوں فرمایا ہے:۔

خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
واں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۱/۲ ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو چند دنوں سے خفیف حرارت ہو جاتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور ضعف کے باعث علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

آج بعد نماز عصر جن اصحاب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کی۔ ان میں ایک معمر مولوی محمد صدیق صاحب ساکن سرسادہ ضلع سہارنپور بھی تھے جن کی عمر ایک سو اکتیس سال کی ہے۔ مگر صحت اور قوےٰ اچھے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بیعت لینے سے قبل فرمایا۔ ایسے انسان بھی خدا تعالےٰ کی نعمت ہوتے ہیں۔

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حمیدہ بیگم بنت منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن کا نکاح سات سو روپیہ مہر پر شیخ محمد شریف صاحب پسر شیخ کریم بخش صاحب مالک اقبال بوٹ ہاؤس کوئٹہ سے اور امۃ السلام صاحبہ بنت ملک برکت علی صاحب تاجر چوب لاہور کا نکاح عبد الرحمٰن خان صاحب ولد ملک عبد الرشید صاحب آف بٹالہ سے پانچ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے ؛

آج چار بجے بعد دوپہر بمکان سیدہ ام طاہر احمد مقامی لجنہ اماء اللہ کا جلسہ اینٹی ٹیوبرکلوسس فنڈ کے سلسلہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے تقریریں کیں۔ جن میں مرض کی اہمیت بتلاتے ہوئے اس فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک کی۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

یکم ستمبر ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	نمبر	نام
۱۰۲۷	غفور احمد صاحب ضلع تھرپارکر سندھ	۱۰۳۴	اللہ رکھی صاحبہ ضلع گورداسپور
		۱۰۳۵	محمودہ بیگم صاحبہ "
۱۰۲۸	دولت بی بی صاحب "	۱۰۳۶	مسماۃ بڈھی صاحبہ "
۱۰۲۹	محمد عیسےٰ صاحب مسقط	۱۰۳۷	رشیدہ بیگم صاحبہ "
۱۰۳۰	لال الدین صاحب ضلع گورداسپور	۱۰۳۸	محمد نواز خان صاحب شیخوپورہ
۱۰۳۱	مسماۃ فاطمہ صاحبہ "	۱۰۳۹	چوہدری عبد العزیز صاحب تھرپارکر
۱۰۳۲	فتح محمد صاحب "	۱۰۴۰	عبد اللہ صاحب سیالکوٹ
۱۰۳۳	محمد شریف صاحب "	۱۰۴۱	ماسٹر منشی خان صاحب "

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۹۳۸ء

احباب فوراً توجہ فرمائیں

امسال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا امتحان مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء بروز اتوار ہوگا۔ کتب نصاب۔ منن الرحمٰن۔ کتاب البریہ۔ مسیح ہندوستان میں اور نسیم دعوت ہیں۔ اگر آپ نے اب تک اپنا نام امیدواران امتحان کی فہرست میں درج نہیں کرایا تو ابھی وقت ہے فوراً درج کروا لیں۔ بلکہ دوسرے احباب میں بھی شمولیت کی تحریک فرمائیں۔ سکرٹریان تعلیم و تربیت و ممبران خدام الاحمدیہ بالخصوص توجہ فرمائیں ؛

ناظر تعلیم و تربیت

گستاخانہ رویہ اختیار کرنے والا کنسٹیبل

سنا گیا ہے کہ اس کنسٹیبل کو جس نے جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر صدر انجمن احمدیہ سے گستاخانہ سلوک کیا تھا۔ جبکہ انہوں نے اس کا نمبر دریافت کیا۔ اسے لائن میں بلا لیا گیا ہے۔ اور اس کا معاملہ زیر غور ہے۔ لیکن یہ بھی سننے میں آیا ہے۔ کہ خان صاحب موصوف کی اس شکائت کی تحقیقات کے دوران میں اول تو یہ کوشش کی گئی۔ کہ ایسی شہادتیں مہیا کی جائیں۔ جن کے رو سے شکائت کو غلط قرار دیا جا سکے۔ اس کے لئے بعض افراد پر زور دیا گیا۔ کہ ان کا فرض ہے کہ ہر ممکن طریق سے پولیس کے ایک آدمی کی مدد کریں۔ مگر جب اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو پھر دوسرا قدم یہ اٹھایا گیا کہ کانسٹیبل مذکور کو یہ ہدائت کی گئی کہ اگر آئندہ ایسا موقعہ پیش آئے۔ تو فوراً پولیس میں رپورٹ دو۔ کہ ڈیوٹی کی انجام دہی میں مزاحمت کی گئی ہے ؛

قطع نظر اس سے کہ یہ اطلاعات کہاں تک صحیح ہیں سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس سے گزارش ہے۔ کہ وہ کانسٹیبل مذکور کے متعلق ایسا فیصلہ کریں۔ جو اس قسم کی شکائت کا ہمیشہ کے لئے سدباب کر دے ؛

قادیان میں چوری کی تازہ واردات

یکم ستمبر کی رات کو قریباً بارہ بجے محمد عالم صاحب دوکاندار محلہ دارالرحمت کی دو دوکانوں میں جو گرلز سکول کے متصل ہیں چوری کی واردات ہوئی۔ اور اندازاً ستر روپے کا مال جس میں ۵/ ۴۴ روپے نقد تھے چوری ہو گئے۔ پہرہ داروں نے چوری ہو جانے کے بعد دوکانوں کے کھلے ہونے کی اطلاع دی۔ اس سے قبل اسی دوکان سے چھوٹی چھوٹی اشیاء کے چوری ہو جانے کی شکائت دوکاندار کو ہوتی رہی۔ اور بعض افراد کو شبہ پہرہ داروں کے متعلق ہوا۔ جو عام طور پر اس دوکان کے آس پاس گشت کرتے تھے۔ تعجب ہے کہ پہرہ داروں کے گشت کے اثناء میں تالہ ریتی سے کھول کر نقب زنی کی گئی۔ مگر پہرہ دار اس واردات سے بلکل غافل رہے۔ اور یہ بھی عجیب اتفاق کی بات ہے۔ کہ چوری کی اس قسم کی وارداتیں ایسے اوقات میں ہوتی ہیں۔ جبکہ جماعت احمدیہ کے بعض افراد کو مقامی پولیس کے خلاف کوئی نہ کوئی شکائت پیدا ہو۔ اور آج تک کبھی ان چوریوں کی سراغ رسانی میں پولیس کو کامیابی نہیں ہوئی۔

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلّق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۲۹۰) خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایک زبردست دلیل

واذا سئلک عبادی عنی فانی قریب۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلّھم یرشدون (البقرہ)

یعنی جو لوگ تجھ سے میری ذات کا ثبوت طلب کریں۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ میں بہت ہی قریب ہوں میرے ملنے اور پا لینے میں بہت دیر نہیں لگتی۔ ثبوت یہ ہے۔ کہ مجھ سے دُعا مانگو۔ تو میں کا جواب بھی دیتا ہوں اور اسے قبول بھی کرتا ہوں۔ بس یہ بات یقین کر کے تم اس کی آزمائش کر لو۔ اور مجھ سے مانگ کر دیکھ لو۔ اگر نہیں یہ دو باتیں حاصل نہ ہوں۔ تو بے شک انکار کر دینا۔ ورنہ ماننے کے سوا چارہ نہیں۔

کیا کوئی فقیر جب ایک کھڑکی کے آگے کھڑا ہو کر خیرات مانگے۔ اور اس جگہ سے اُسے یا تو خیرات مل جایا کرے۔ یا اس کے متعلق کوئی جواب مل جایا کرے۔ تو کون عقل کا اندھا ہوگا۔ کہ پھر وُہ یہ کہے۔ کہ اس کھڑکی کے اندر کوئی شخص موجود نہیں ہے پس اگر خدا کے وجود کو فرضی طور پر بھی مان لو۔ اور پھر اس سے دُعا کرو کہ اسے وُہ جسے لوگ خدا کہتے ہیں، اگر تو ہے۔ تو مجھے اپنی طرف ہدایت دے میں تیرا طالب ہو کر تیرے دروازہ پر آیا ہوں۔ سو اگر قلبی تڑپ سے کوئی بھی یہ دُعا کرے گا۔ تو ہرگز اللہ تعالےٰ اسے ہدایت سے محروم نہیں رکھے گا۔ اور انشاء اللہ ایسے نشانات ظاہر کرے گا جس سے اسے یقین ہو جائے گا۔ کہ کوئی خدا ہے اور وُہ اپنے بندوں کی پکار کو سنتا ہے اور ان کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے بشرطیکہ وُہ یہ عہد بھی کرے۔ کہ اس طرح نشان دیکھنے کے بعد میں پھر بے ایمانی اور اس کی طرف سے لاپروائی نہیں کروں گا۔ ماننے کی نیت ہو۔ تو یہ راستہ خدا کو پا لینے کا بہت آسان ہے:۔

(۲۹۱) منافق

منافق کے لفظ کا ماخذ نفق ہے، جس کے معنے سُرنگ کے ہیں۔ یا چوہے کے سوراخ کے۔ کہ ایک طرف سے آیا اور دوسری طرف سے نکل گیا۔ اور گو منافق کا لفظ عموماً ان لوگوں پر بولا جاتا ہے۔ جو ظاہر میں مومن اور اندر سے کافر ہوں۔ مگر منافق اسے بھی کہتے ہیں۔ جس کا ایمان کمزور ہو۔ اور اس میں سُرنگ یا سوراخ ہو چکا ہو۔ خواہ ظاہر باطن اس کا یکساں ہی ہو۔ چنانچہ ایک ایسا آدمی ہوتا ہے۔ جو خود دین اور سلسلہ پر ہمیشہ اعتراض کرتا رہتا ہے۔ اور بے دھڑک کہتا ہے کہ ہم منافق تھوڑا ہی ہیں۔ کہ ظاہر میں کچھ کہیں۔ اور باطن میں کچھ رکھیں۔ حالانکہ یہ خود نفاق کی علامت ہے۔ ہر منافق کے لئے ضروری نہیں۔ کہ ضرور اس کا ظاہر باطن مختلف ہو۔ بلکہ بعض ایسے ہوتے ہیں۔ اور بعض صرف کمزور ایمان اور شکوک شبہات میں مبتلا اور ہر وقت معترض رہنے والے

(۲۹۲) استعارۂ زبان

”قرآن مجید میں بعض ایسے مقامات ہیں۔ جہاں لفظی ترجمہ ہو ہی نہیں سکتا بلکہ وہاں زبان کا محاورہ یا استعارہ استعمال ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی لفظی ترجمہ کرے۔ تو مطلب ہی نہیں بنتا۔ مثلاً الذی بیدہ عقدۃ النکاح۔ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔ حالانکہ نہ نکاح میں کوئی گرہ ہوتی ہے نہ وُہ کسی کے ہاتھ میں دی جاتی ہے اسی طرح بکثرت محاورات۔ اور زبان کی بندشیں ہیں۔ جن کا لفظی ترجمہ مان کر لوگ غلطیوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ نمونہ کے طور پر دیکھو حسب ذیل آیات:۔

خذھا بقوۃ۔ فنبذوہ وراء ظھورھم۔ لا تتبعوا خطوات الشیطٰن ولا تقربوھن حتی یطھرن۔ افلا یرون انا نأتی الارض ننقصھا من اطرافھا۔ انکم کنتم تاتوننا عن الیمین۔ فی قلبہٖ مرضٌ۔ وغیرہ۔

تذکرۃ الاولیاء میں ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک مرید اپنے پیر کے حجرہ میں داخل ہوا۔ تو پیر نے اس سے ذکر کیا۔ کہ ایک شخص میرے پاس آیا تھا۔ میں نے اسے شرم و حیا کے بارہ میں خوب وعظ کیا۔ یہاں تک کہ وُہ پانی پانی ہو گیا۔ مرید صاحب ذرا موٹی عقل کے تھے۔ انہوں نے کہیں حجرے کے کونے میں اس وقت وضو کا پانی بھی گرا ہوا دیکھ لیا۔ باہر آ کر یہ مشہور کر دیا۔ کہ ایک آدمی آج پیر جی کے پاس آیا تھا۔ حضور نے اسے حیا کی بابت ایسا لیکچر دیا۔ کہ وُہ وہیں بیٹھے بیٹھے پانی ہو گیا۔ اور میں نے خود پانی حجرہ کے کونہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھا بس پھر کیا تھا۔ سادہ طبع لوگ اس کرامت کو لے دوڑے۔ اور زبان کے ایک لطیف استعارہ کو برباد کر کے ایک غلط کرامت بنا لی گئی:۔

ایسے ہی استعارے استوٰی علی العرش۔ اور کان عرشہٗ علی الماء۔ اور یوم یکشف عن ساق۔ اور اشربوا فی قلوبھم العجل میں موجود تھے۔ مگر واہ رے لفظ پرستی کہ کتابوں میں یہاں تک لکھ دیا گیا۔ کہ بچھڑے کو پانی میں گھول کر بنی اسرائیل کو پلایا گیا!!!:۔

(۲۹۳) نیک ظنی کی حدود

یا ایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیراً من الظن۔ ان بعض الظن اثمٌ (حجرات)۔ اے مومنو! بہت بدگمانی سے بچو۔ کیونکہ بعض بدظنی گناہ ہے۔ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ نیک ظنی کا ہی حکم نہیں ہے بلکہ ہمیشہ اور ہر موقعہ کی بدظنی سے منع کیا گیا ہے۔ اور بعض بدظنیوں کو گناہ بتایا گیا ہے۔ نہ کہ سب کو۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ اگر ہر شخص کی بابت ہر حالت میں نیک ظنی کو ہی مسلک بنا لیا جائے۔ تو بڑا نقصان ہوا کرے۔ شیاطین ٹھگ اور حیلہ ساز لوگ دھوکے دیا کریں۔ اور طرح طرح کے فساد جھگڑے کر دیا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور بھی یہ مسئلہ پیش ہو چکا ہے۔ حضور نے یہی فرمایا۔ کہ عادتاً بدظنی کو منع کیا گیا ہے۔ اگر کوئی نیک آدمی پچھلی رات کو گلی میں جا رہا ہو۔ تو اس پر ہم کو یہی نیک ظنی کرنی چاہیئے۔ کہ تہجد کے لئے اُٹھا ہوگا۔ لیکن اگر کوئی بدمعاش چور اس وقت دکھائی دے۔ اور ہم اس پر بدظنی کر کے اس کا تعاقب نہ کریں۔ تو وُہ ضرور نقب لگا کر کہیں نقصان پہنچائے گا۔ اگر پولیس ہر ایک مجرم پر حسن ظنی کرے۔ تو کوئی بھی نہ پکڑا جائے یہی وجہ ہے۔ کہ ہر جرم کی واردات پر وُہ سب بدمعاشوں کو اکٹھا کر کے پوچھ گچھ کرتے ہیں۔ اور اس طرح اصلی مجرم کا پتہ لگ جاتا ہے۔ غرض جن لوگوں کی نسبت ثابت ہے۔ کہ وُہ بُرے اور شریر مشہور ہیں۔ ان پر حسن ظنی کرنا اپنے آپکو مصیبت میں ڈالنا ہے۔ ہاں جو لوگ ایسے نہیں ان پر عموماً نیک ظن ہی رہنا چاہیئے۔ ورنہ حسن ظنی پر بے حد زور دے کر انسان تو شیطان اور شیطانی لوگوں پر بھی حسن ظن کرے گا۔ اور ہلاکت میں گرفتار ہوگا۔ کیونکہ شیطان عدو اللہ ہے۔ اور اس پر نیک ظنی کرنی کسی صورت میں جائز نہیں۔

حضرت کرشن موعود کی آمد

میں وُہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وُہ ہوں نورِ خدا جس سے ہُوا دن آشکار

ابتدائے عالم سے جب کبھی گمراہی وضلالت کا دور دورہ ہُوا لوگ معصیت وضلالت کے تنگ وتاریک گڑھے میں گر گئے۔ خداتعالیٰ ہادی ومصلح اور راہنما مبعوث فرماتا رہا۔ تاکہ اس کی ہدایات اور اس کی عملی زندگی کے نمونہ کو سامنے رکھ کر تاریکی ومعصیت کے گڑھے سے نکلیں۔ اور خدائی انعامات کے وارث بنیں ؛

ہر قوم میں نبی

خداتعالیٰ قرآن شریف میں اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ یعنے کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول اس کی روحانی تربیت کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ قرآن کریم کے اس زریں اصل کے ماتحت ہمارا ایمان ہے۔ کہ وہ تمام بانیانِ مذاہب جن کے پیرو بڑی تعداد میں صفحہ عالم کے مختلف اکناف میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور جن کے متعلق ان کے پیرو یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ وُہ اصلاحِ خلق کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ یقیناً خدا کے بھیجے ہوئے اس کے پیارے اور اپنے زمانہ کے لئے اپنی قوم کی طرف راہ نما ہو کر آئے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہوں نے ہمیں اس نکتہ سے آگاہ کیا ہے۔ اور جن کے مقدس وجود سے ہمیں دوسری مقدس ہستیوں کی قدر وعزت معلوم ہوئی۔ اپنی کتاب پیغام صلح میں تحریر فرماتے ہیں :۔

"ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی نہیں کرتے بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑ ہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے۔ اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزیں ہو گئی ہے۔ اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گزر گیا ہے۔ تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑ ہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا۔ اور اگر کوئی کاذب ان کی کرسی پر بیٹھنا چاہے۔ تو جلد تباہ ہوتا۔ اور ہلاک کیا جاتا ہے۔ اسی بنا پر ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔ اور ان کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں۔"

پس ہم حضرت کرشن۔ حضرت رام چندر جی۔ حضرت بدھ اور دیگر بانیان مذاہب کو خدا کی طرف سے سمجھتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ مختلف اوقات میں ایسی اقوام کی طرف بھیجے گئے۔ جبکہ ان میں طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہو چکی تھیں۔ لیکن ان کے بعد مرور زمانہ کے ساتھ لوگوں کے قلوب سے وہ تعلیمات جو وہ مقدس انسان لائے تھے مٹنا شروع ہو گئیں۔ اور آج جبکہ اس زمانہ سے کئی ہزار برس کا بُعد وفاصلہ ہو چکا ہے۔ ان مقدس تعلیمات میں بھی کئی قسم کے تغیر وتبدل ہو چکے ہیں۔ کیونکہ ان کے ساتھ خداتعالےٰ کا یہ وعدہ نہ تھا۔ کہ وہ ان تعلیمات کو ہمیشہ کے لئے برقرار رکھے گا۔

حضرت کرشن کا انتظار

آج دنیا کی ہر قوم گوشے گوشے سے چلا چلا کر باواز بلند اپنی روحانی موت کا اقرار کر رہی ہے۔ اور ہندو صاحبان جس بے تابی سے کرشن جی کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس کا اندازہ ہندو اخبارات کے کرشن نمبروں کے مضامین اور نظموں سے لگایا جا سکتا ہے۔ جن میں بار بار کرشن جی کے اس قول کو دوہرایا گیا ہے۔ کہ :۔

"جب جب دنیا میں دہرم کو زوال آتا ہے۔ اور پاپ زور پکڑتا ہے۔ تب تب میں جنم لیتا ہوں۔ اور پاپ کو نشٹ کر کے پھر سے دہرم کی شان دوبالا کرتا ہوں۔" (کرشن نمبر صفحہ ۴۲) اور ساتھ ہی مہابھارت بن پرب صفحہ ۶۸۹ کا یہ حوالہ پیش کیا گیا ہے۔

"جس وقت کلجگ آگیا سمجھ لیجئے کہ دنیا کی ہوا پلٹ گئی۔ وہ وہ پاپ وہ وہ گناہ ہوں گے کہ زمین کانپ اٹھے گی۔ لڑکے والدین کو بے وقوف سمجھیں گے۔ رضا جوئی فرمانبرداری کیسی عورتیں لڑائی جھگڑے بکھیڑے سے خاوندوں کے ناک میں دم لائیں گی۔ جب اس طرح سے دھرم کا پیالہ چھلکنے کو ہو گا۔ تو بھگوان جی کو تکلیف کرنی پڑے گی۔ اور کلنگی اوتار میں جلوہ دکھلائیں گے۔"

کرشن ثانی کی آمد

مندرجہ بالا الفاظ کو سامنے رکھئے اور موجودہ زمانے کا جائزہ لیجئے۔ کیا حرف بحرف آج یہی نقشہ نظر نہیں آرہا۔ ہر منصف مزاج کا دل گواہی دیگا کہ بے شک یہی وقت ہے موعود کرشن کے جنم لینے کا۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ وعدے کے مطابق ہے کہاں ؟ ہمارے ہندو بھائیوں کے پاس سوائے خاموشی کے اس کا کیا جواب ہے۔ کاش کہ انہیں معلوم ہو کہ جس کرشن کا وہ انتظار کر رہے ہیں وہ خدا کے وعدے کے مطابق قادیان میں جنم لے چکا ہے۔ چنانچہ اس نے علی الاعلان دنیا کے سامنے اپنا دعوےٰ پیش کیا۔ اور فرمایا۔

"میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پُر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں۔ ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں بلکہ وہ خدا جو زمین وآسمان کا خدا ہے۔ اس نے میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے۔ کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے . . . . . . یہ خدا کی وحی ہے۔ جس کے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا۔"

(لیکچر سیالکوٹ)

پھر فرماتے ہیں :۔

"جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں۔ وہ کرشن میں ہی ہوں۔ اور یہ دعوےٰ صرف میری طرف سے نہیں۔ بلکہ خداتعالےٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے۔"

(تذکرہ صفحہ ۴۱۴)

ایک جگہ فرماتے ہیں :۔

"مجھے منجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت ایک یہ بھی الہام ہُوا تھا کہ کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔ سو میں کرشن سے محبت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں اس کا مظہر ہوں"

(تذکرہ صفحہ ۴۴۷)

پھر فرماتے ہیں :۔

"کشفی طور پر ایک مرتبہ مجھے ایک شخص دکھایا گیا۔ گویا وہ سنسکرت کا ایک عالم آدمی ہے۔ جو کرشن کا

نہایت درجہ معتقد ہے وہ میرے سامنے کھڑا ہوا۔ اور مجھے مخاطب کر کے بولا

ہے رودر گنوپال تیری استتی گیتا میں لکھی ہے۔ اس وقت میں نے سمجھا کہ تمام دنیا ایک رودر گوپال کا انتظار کر رہی ہے۔ کیا ہندو کیا مسلمان اور کیا عیسائی مگر اپنے اپنے لفظوں اور زبانوں میں اور سب نے یہی وقت ٹھہرایا ہے اور اس کی یہ دونوں صفتیں قائم کی ہیں۔ یعنی سوروں کو مارنے والا۔ اور گائیوں کی حفاظت کرنے والا۔ اور وہ میں ہوں جس کی نسبت ہندوؤں میں پیشگوئی کرنے والے قدیم سے زور دیتے آتے ہیں۔ کہ وہ آریہ ورت میں یعنی اسی ملک ہند میں پیدا ہوگا اور انہوں نے اس کے مسکن کے نام بھی رکھے ہیں مگر وہ تمام نام استعارہ کے طور پر ہیں۔ جن کے نیچے ایک اور حقیقت ہے خدا تعالیٰ نے کشفی حالت میں بارہا مجھے اس بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص گذرا ہے۔ وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا اور ہندوؤں میں اوتار کا لفظ درحقیقت نبی کے ہم معنی ہے اور ہندوؤں کی کتابوں میں ایک پیشگوئی ہے اور وہ یہ کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار آئیگا جو کرشن کے صفات پر ہوگا اور اس کا بروز ہوگا اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ میں ہوں کرشن کی دو صفت ہیں ایک رودر یعنی درندوں اور سوروں کو قتل کرنے والا یعنی دلائل اور نشانوں سے دوسرے گوپال یعنی گائیوں کو پالنے والا یعنی اپنے انفاس سے نیکوں کا مددگار اور یہ دونوں صفتیں مسیح موعود کی صفتیں ہیں۔ اور یہی دونوں صفتیں خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہیں (تذکرہ صفحہ ۳۶۷)

ہمارے ہندو بھائی غور فرمائیں کیا کوئی جھوٹا انسان اس یقین اور وثوق کے ساتھ اتنا بڑا دعویٰ کر کے

ناصرہ بیت المقدس سے شمال میں ہے

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین آیت واذکر فی الکتاب مریم اذانتبذت من اھلھا مکانا شرقیا کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

"پس مکان شرقی میں چلے جانے سے مراد یہی ہے کہ جب آپ بلوغت کو پہنچیں اور حیض کے ایام آتے تو اب مسجد میں نہ رہ سکتی تھیں اس لئے کسی مشرقی مکان میں چلی گئیں اور غالباً یہ مشرقی مکان ناصرہ تھا۔ جہاں کا رہنے والا یوسف نجار تھا۔ اور حضرت مریم کی اصل رہائش بھی وہیں کی معلوم ہوتی ہے کیونکہ یوسف آپ کے چچا کا بیٹا بھی تھا۔ اور ناصرہ بیت المقدس سے شمال مشرق کی طرف ہے۔ مگر قرآن کریم نے عموماً شمال جنوب کا ذکر چھوڑ کر مشرق مغرب کا ہی ذکر کیا ہے اس لئے اسے مکان شرقی کہہ دیا ہے۔" (ص ۱۲۰۶)

اس کے متعلق میری گذارش یہ ہے کہ ناصرہ کو بیت المقدس سے شمال مشرق کی طرف قرار دے کر اسے "مکان شرقی" بتانا درست نہیں۔ ناصرہ بیت المقدس سے شمال مشرق میں نہیں بلکہ ٹھیک شمال میں ہے۔ مولوی صاحب فلسطین کا نقشہ دیکھ کر تسلی فرمالیں۔ ع ولم یخبرک مثل مجرب۔ اس بات سے مولوی صاحب کی ساری تاویل باطل ہو جاتی ہے۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کا باپ ثابت کرنے کے لئے وہ کرتے ہیں۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

مسلمانوں کی عبرتناک حالت

اور مصلح ربانی کی ضرورت

مسلمان کہلانے والوں کی حالت جس قدر قابل عبرت اور لائق اصلاح ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ تحریری اور تقریری طور پر کھلم کھلا اس کا رونا رویا جاتا ہے۔ چنانچہ اخبار "الواعظ" لکھنؤ ۲۴ راگست لکھتا ہے۔

"اسلامی دنیا آج کل جس رنگ پر جا رہی ہے۔ اور اس کے امور مذہبی کی جو حالت ہو رہی ہے۔ وہ مخفی نہیں ہے۔ لا الہ الا اللہ کہنے والے قرآن مجید پر اعتراض کرتے ہیں محمد رسول اللہ فرمانے والے حدیثوں میں مناقشہ کرتے ہیں۔ آئمہ اثنا عشر کی امامت ماننے والے ان کے ارشاد پر تمسخر اڑاتے ہیں۔ زبان سے تو کہتے ہیں۔ کہ ہم مسلمان ہیں مگر عقائد اسلام میں سے شاید ہی کوئی عقیدہ ایسا ہو۔ جس کے وہ دل سے معتقد ہوں۔ کیسی جنت۔ کہاں کا جہنم۔ میزان اعمال چہ معنی وارد پل صراط یعنی چہ۔ فرشتے کیا چیز ہیں۔ حوریں کسے کہتے ہیں۔ غرضیکہ ضروریات اسلام میں سے ہر شے کا استہزا کیا جاتا ہے۔ اور پھر نرے کھرے مسلمان ہیں۔ حوروں کی بابت جب کبھی حضرات واعظین سلسلہ وعظ میں تشویق عبادات و طاعات کی غرض سے کچھ فرماتے ہیں تو آپس میں چشمکیں ہوتی ہیں۔ اور سرگوشیاں ہوتی ہیں۔ اگر کسی بزرگ سے ان واعظ صاحب سے فی الجملہ بے تکلفی ہوتی ہے۔ تو وہ ختم وعظ کے بعد ان سے یہ بھی پوچھ لیتے ہیں۔ کہ کیوں مولانا آپ نے حوریں دیکھی ہیں۔ کوئی صاحب یہ فرماتے ہیں۔ کہ ہمیں تو اگر خدا کوئی حور دینے والا ہو۔ تو یہیں دیدے۔ کوئی بزرگ مرزا غالب مرحوم کا یہ شعر پڑھ دیتے ہیں۔ کہ ؎

ایسی جنت کو کیا کریں لے کر
جس میں لاکھوں برس کی حوریں ہوں

کوئی صاحب یہ پوچھتے ہیں۔ کہ کیوں قبلہ جنت میں مردوں کو تو حوریں ملینگی عورتوں کو کیا ملے گا۔ کوئی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ مولانا خدا کے واسطے اسلام پر ہنسی نہ کرائیے۔ ایسی باتیں بیان فرمایا کیجئے۔ جو قرین قیاس ہوں یہ جہال عرب کا زمانہ نہیں ہے۔ جو ان سے کہہ دیا۔ انہوں نے سر جھکا کے مان لیا۔ یہ تعلیمی ترقی کا زمانہ ہے۔ سائنس کا دور ہے"

یہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ یہ بھی نہایت ہی دل آزار اور رنج دہ ہے۔ لیکن اصل حقیقت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ مسلمانوں کی حالت اس سے بہت زیادہ افسوسناک ہے۔ باوجود اس کے یہ تسلیم نہیں کیا جاتا۔ کہ اس زمانہ میں مسلمانوں کو مصلح کی ضرورت ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا کوئی برگزیدہ اصلاح خلق کے لئے مبعوث ہونا چاہیئے اور اگر یہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ تو پھر وہ واحد انسان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہوں نے اس زمانہ میں مامور من اللہ ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اور اس کی صداقت میں ہزارہا نشانات پیش کئے۔ ان کو قبول نہیں کیا جاتا۔ دراصل یہ انتہائی بدبختی ہے۔

دنیا میں اس قدر عزت و سرخروئی حاصل کر سکتا ہے؟ کیا اس طرح خدا تعالیٰ اس کو اپنی غیبی تائید و مدد سے دنیا میں بار آور کر سکتا ہے؟ قطعاً نہیں پس آپ کا فرض ہے۔ کہ بے سود انتظار کرنے کی بجائے زمانہ کے موعود کو قبول کریں۔

خاکسار:- عبد الحمید ضیاء آف ڈیرہ دون

کیا نیوگ کے متعلق سوامی دیانندجی کی اجازت کافی نہیں

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ آریہ سماج کے ایک مشہور اپدیشک پنڈت منسا رام جی نے آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور اور اسار و دیشک سبھا دہلی کو ایک چٹھی اس مضمون کی لکھی کہ سناتن دھرمیوں کی طرف سے آریوں پر عموماً آئے دن یہ اعتراض ہوتا رہتا ہے۔ کہ آریہ سماج نیوگ کا پرچار تو کرتا ہے۔ لیکن اسپر عمل نہیں کرتا۔ اس اعتراض کو دور کرنے کے لئے ان کے ایک دوست جو کہ برہمن ہیں۔ اور ایک عورت جو کہ ویش ہے۔ تیار ہوئے ہیں کہ بیاہ شادی کی طرح نیوگ کی رسوم ادا کریں۔ کیا اس کے لئے انکو اجازت ہے یہ چٹھی ایک آریہ اخبار "آریہ ویر" لاہور ۳۰ نومبر ۱۹۳۷ء میں چھپی۔ ایڈیٹر صاحب آریہ ویر اور مذکورہ بالا سبھاؤں کے نام آریہ اپدیشک نے جو خط لکھے۔ وہ حسب ذیل ہیں:۔

شریمان ورشری سمپارک جی آریہ ویر لاہور نمستے سیوا میں نویدن ہے کہ پورانکوں کی طرف سے ہمیشہ آریہ سماج پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج نیوگ کا پرچار تو کرتا ہے مگر اسپر عمل نہیں کرتا۔ میرا نیوگ پر پکا یقین ہے۔ کہ آدمی کے چال چلن کی رکھشا (حفاظت) کیلئے نیوگ ہی ایک بے خطا علاج ہے اس لئے میں آریہ سماج میں نیوگ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اس کے لئے میں نے ایک منتر کو ایک ودھوا کے ساتھ نیوگ کرنے کیلئے تیار کر لیا ہے۔ چنانچہ میں نے اس بارہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور سارو دیشک سبھا دہلی کو ان کی رائے لینے کیلئے خطوط روانہ کئے ہیں۔ میں اس خط کی نقل آپ کی سیوا میں روانہ کرتا ہوں۔ آپ اس خط کو اپنے قیمتی اخبار میں درج کرنے کی کرپا کریں

نقل خط

شریمان مانیہ ورمنتری جی نمستے

سیوا میں نویدن ہے کہ میرے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ برہمن ورن میں قائم دوست جن کی عمر ۴۷ برس ہے اور جن کے ہاں ان کی مرحومہ بیوی سے ایک اولاد بھی ہے۔ وہ اپنے اچار کی رکھشا اور سنتان کی پراپتی کے لئے آپت دھرم نیوگ پر عمل کرتے ہوئے ایک ایسی ویش ورن میں قائم ودھوا سے نیوگ کرنا چاہتے ہیں کہ جس کی عمر ۳۶ برس کی ہے اور اس کے پاس اپنے مرحوم خاوند سے دو بچے بھی ہیں۔ اور جو اپنے اچار کی رکھشا (چال چلن کی حفاظت) اور سنتان (اولاد) پراپتی کے لئے ہی آپت دھرم نیوگ پر عمل کرنا چاہتی ہے۔ یہ دونوں ہی مرد اور عورت سوامی دیانندجی کے بیان کردہ ستیارتھ پرکاش کے چوتھے سملاس میں ویدانوکول نیوگ کے طریقوں کے مطابق عمل کرنے کی پرتگیا (وعدہ) کرتے ہیں۔ آپ اس بارہ میں سبھا کی رائے دینے کی کرپا کریں۔ کہ

۱۔ کیا ان کا نیوگ کرنا سبھا کی رائے میں مناسب ہے۔

۲۔ نیوگ سنسکار کی پدھتی کیا ہونی چاہیئے

۳۔ کیا سبھا اس سنسکار کے لئے اپنا کوئی ودوان پنڈت دینے کی کرپا کریگی۔

خط کا جواب بہت جلد دینے کی کرپا کریں۔

منسا رام اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور

معلوم نہیں اس خط کا کوئی جواب ملا یا نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جب سوامی دیانندجی نیوگ کے متعلق تفصیلی ہدایات ستیارتھ پرکاش میں درج کر چکے ہیں۔ تو پھر کسی سبھا سے کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کیا آریہ صاحبان بیاہ شادی کے لئے سبھاؤں سے اجازت حاصل کیا کرتے ہیں۔ اگر نہیں تو نیوگ کے لئے اس کی کیا ضرورت ہے۔ اور کیوں اپنے طور پر رائج کر کے اس بات کا ثبوت ہم نہیں پہنچاتے کہ ان کے سوامی نے جو کچھ لکھا ہے۔ اسے وہ بالکل ۲ درست اور بہتر سمجھتے ہیں۔ اس کے مفید اور پُر حکمت ہونے کے قائل ہیں۔ خاکسار رتن چند مہاشا

چند با موقع اور ارزاں قطعات سکنی

اسوقت محلہ دار الشکر شرقی میں حضرت نواب صاحب کی کوٹھی کے ساتھ متصل بجانب شمال چند قطعات اراضی قابل فروخت ہیں۔ ہر ایک کنال کو بیس بیس فٹ کی دو سٹرکیں لگتی ہیں۔ اور بڑی سٹرک ان کے علاوہ ہے۔ جو تیس فٹ کی ہے۔ اصل نرخ بڑی سٹرک پر بیس روپیہ فی مرلہ اور باقی سٹرکوں پر سولہ روپے فی مرلہ ہے۔ اور ۱۵ ستمبر ۱۹۳۸ء تک کل قیمت ادا کردینے والے اصحاب کو پندرہ فی صدی کے حساب سے خاص رعایت دی جائے گی۔ ان قطعات کے علاوہ چند قطعات محلہ دار العلوم میں بھی موجود ہیں۔ جن کا نرخ عــہ/۲۰ فی مرلہ اور عــہ/ فی مرلہ ہے۔

محمد احمد و عبد الکریم پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۳ ستمبر۔ ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب نے ساہوکاروں کی رجسٹری کے ایکٹ مجریہ ۱۹۳۶ء (پنجاب ایکٹ نمبر ۳ مجریہ ۱۹۳۸ء) کی منظوری دیدی ہے اور اس ایکٹ کو عوام الناس کی اطلاع کے لئے غیر معمولی گزٹ میں شائع بھی کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۳ ستمبر۔ اگست کے آخری چہار شنبہ کو برطانیہ کے ایک وسیع علاقہ میں پالا پڑا۔ مانچسٹر میں ۳۲ درجہ حرارت تھا۔ جو تاریخ بھر میں اگست کے لئے کمتر منصور ہے۔ اسی دن فالموتھ میں ۴۴ درجہ حرارت تھا جو ۱۸۹۰ء کے بعد اگست کے مہینہ کے لئے خلاف معمول منصور ہے۔

ہنکاؤ ۳ ستمبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ چینی فوجیں دریائے زرد کے شمال میں زبردست ہلہ بول رہی ہیں۔ اطلاع موصول ہوتی ہے کہ چینیوں نے سنگ یونگ سی یوان (شمالی ہونان) پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ یہ وہ مقامات ہیں۔ جنہیں گذشتہ ہفتہ جاپانی فوجوں نے سر کیا تھا۔

پٹنہ ۳ ستمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ لیگ کا آئندہ اجلاس ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ء میں ہوگا۔ سردست ایک عارضی مجلس استقبالیہ بنا دی گئی ہے۔

لائل پور ۳ ستمبر۔ آج رات کے دس بجے زمیندارہ کانفرنس کا عظیم الشان اجتماع پنڈال میں شروع ہوا۔ جسے برقی پنکھوں اور بلبوں سے مزین کیا گیا تھا۔ ڈیڑھ لاکھ سے زائد زمیندار اور کسان پنجاب کے مختلف حصوں سے اس اجلاس میں شریک ہوئے۔ پنجاب اسمبلی کے تمام سرکردہ ارکان پارلیمنٹری سکرٹری اور قائدین ملت موجود تھے۔ استقبالیہ تقریر کے بعد آنریبل چوہدری سر چھوٹو رام وزیر ترقیات نے نصف گھنٹہ تقریر کی۔

امرتسر ۳ ستمبر۔ حکومت پنجاب کے حکم کے مطابق گیارہ کسانوں کا ایک اور جتھہ آج امرتسر سب جیل سے رہا کر دیا گیا۔ ان کسانوں کو ستیہ گرہ کے سلسلہ میں ایک ماہ قید کی سزا ہوئی تھی۔

سری نگر ۳ ستمبر۔ کل امیرا کدل بازار میں کوئی مظاہرہ نہیں ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک اخبار نویس پنڈت شنبھو ناتھ کول کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ ریاست کی طرف سے صورت حالات کے متعلق ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ ایک مقام پر پولیس نے مسلمانوں کے ہجوم کو منتشر کیا ان میں سے بعض نے مائی سومہ محلہ کی پولیس پر خشت باری کی۔ پولیس نے ان لوگوں کو گرفتار کرنے کی کوشش کی تو مسلمانوں کی چھتوں پر سے پولیس پر سنگ باری کی گئی۔ جن سے پولیس کے ۱۲ آدمی زخمی ہوئے۔ پولیس بعض آدمیوں کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ کل شام سے اس وقت تک ۱۲ گرفتاریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں۔ پونچھ میں بھی مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔ مگر وہاں کے حکام کا بیان ہے کہ صورت حالات پر قابو پا لیا گیا ہے وزیر اعظم کی کار سے جو مسلمان زخمی ہو گیا تھا اس کی حالت روبا صلاح ہے۔

رنگون ۳ ستمبر۔ آج رنگون سے ۶۰۰ پناہ گزین ہندوستانیوں کا ایک اور جتھہ بذریعہ جہاز عازم کلکتہ ہو گیا ہے۔

احمد آباد ۳ ستمبر۔ گاندھی جی نے "ہری جن" کی تازہ اشاعت میں ایک مضمون شائع کرایا ہے جس میں کانگرسیوں کی تشدد پسندی کا رونا رویا گیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ واقعی کانگرسی اب راستی اور عدم تشدد کو چھوڑ کر تشدد پر اتر آئے ہیں۔ ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ کانگرس کو جو تھوڑی بہت طاقت حاصل ہوتی ہے اسے ہضم نہیں ہو سکی۔

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ٹاؤن ہال کے قریب مندر نما عمارت کے انہدام کے سلسلہ میں جو قضیہ پیدا ہو گیا تھا۔ آج اس کا پر امن تصفیہ ہو گیا ہے۔ اور ستیہ گرہ ترک کر دی گئی ہے۔ تصفیہ کی شرائط یہ ہیں۔ (۱) یہ فیصلہ دیوانی عدالتیں کریں گی کہ متنازعہ فیہ عمارتوں پر کس کا قبضہ ہو۔ (۲) جب تک فیصلہ نہ ہو جائے۔ عمارت میں ایک سادھو رہے جو پرائیویٹ طور پر آرتی اور پوجا کر سکتا ہے۔ (۳) سادھو کے پاس بیک وقت پانچ سے زائد آدمی نہیں جا سکتے (۴) ایجی ٹیشن فوراً بند کر دی جائے (۵) حکومت فوراً تحقیقات کرے کہ انہدام سے پہلے یہاں کس طرح کی عمارت تھی۔ (۶) حکومت سے درخواست کی جائے۔ کہ جس قدر رضا کار گرفتار کئے گئے ہیں انہیں رہا کر دیا جائے۔

کلکتہ ۲ ستمبر۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال اور سر ناظم الدین وزیر داخلہ اور ایچ۔ ایس سہروردی وزیر عمال ۸ ستمبر کو سرکاری کام کے لئے عازم شملہ ہو رہے ہیں۔

رنگون ۲ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ گورنر برما عنقریب ایک تحقیقاتی ٹربیونل مقرر کریں گے جو برما کے حالیہ فسادات کے سلسلہ میں تحقیقات کرے گا۔

شملہ ۲ ستمبر۔ آج مرکزی اسمبلی میں سوالات کے وقت فنانس ممبر نے بتایا کہ جب سے برطانیہ نے سونے کا معیار ترک کیا ہے ہندوستان سے ۳ ارب ۲۶ کروڑ روپیہ کا سونا باہر جا چکا ہے۔

روما ۳ ستمبر۔ کابینہ اطالیہ نے آبادی بڑھانے کے پیش نظر اعلان کیا ہے کہ سرکاری ملازموں کو اسی صورت میں ترقی دی جائے گی جب کہ وہ شادی شدہ ہوں گے۔

سری نگر ۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کشمیر ایجی ٹیشن کے قریباً دو درجن قیدیوں نے تحریری معافی مانگ لی ہے۔ جس پر گورنمنٹ غور کر رہی ہے۔

سری نگر ۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مائی سومہ محلہ میں گورنمنٹ نے تعزیری پولیس بٹھا دی ہے۔ یہ پولیس پچاس کانسٹیبلوں دو ہیڈ کنسٹیبلوں اور ایک سب انسپکٹر پر مشتمل ہو گی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ اس کے تمام اخراجات محلہ کے باشندوں پر پڑیں گے۔

کراچی یکم ستمبر۔ گذشتہ سال جہاز ران کمپنیوں میں مقابلہ کی وجہ سے حج کا کرایہ بہت کم ہو گیا تھا۔ ان حالات کے پیش نظر حکومت ہند نے جہاز ران کمپنیوں کی ایک کانفرنس منعقد کی لیکن مغل لائن کے منتظمان نے اس میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ کانفرنس نہ کی جا سکی اس سال پھر مقابلہ تیز ہو گا۔ اور حاجیوں کو براستے نام کرایہ پر لے جایا جائیگا۔

خانیوال یکم ستمبر۔ ملکہ کا دہرہ عام لوگ لینے سے انکار کرتے ہیں حالانکہ انکار کرنا جرم ہے اس قسم کا ایک تازہ واقعہ یہاں ہوا۔ جس پر گاہک نے پولیس میں رپورٹ کر دی اور پولیس نے دکاندار کا چالان کر دیا۔

دہلی ۲ ستمبر۔ مسٹر کمار شنکر رائے نے اسمبلی میں ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ لوگ ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی نہ کر سکیں۔ صرف اسی صورت میں دوسری شادی جائز ہو جب کہ پہلی کا دماغ خراب ہو جائے یا وہ لاعلاج مرض میں مبتلا ہو

لنڈن (بذریعہ ڈاک) مسٹر ایچ جی ویلز نے اپنی کتاب "شارٹ ہسٹری آف دی ورلڈ" میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بورےمارکس کئے تھے۔ ان کے خلاف لنڈن کے مسلم حلقوں کی طرف سے زبردست پروٹسٹ کیا جا رہا ہے۔ اور ان سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ معافی مانگیں۔ اس سلسلہ میں مسلمانوں نے ایک جلوس نکالا اور مسٹر ویلز کے مکان کے سامنے اس کی کتاب جلائی۔

لنڈن ۳ ستمبر۔ ہانکو سے اطلاع ملی ہے کہ چینی گورنمنٹ نے لیگ آف نیشنز کے فوری اجلاس میں یہ ریزولیوشن پیش کرا لیا ہے کہ جاپان کے خلاف تجارتی پابندی کی کر دی جائے یعنی کوئی ملک جاپان سے تجارت

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی